حج واتحادِ اسلامی

ڈاکٹر حکیم سراج الدین ہاشمی

ربِّ کائنات، وحدہٗ لاشریک نے اپنے بندوں کو خاص طور پر حکم فرمایا کہ اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور آپس میں تفرقہ مت کرو۔ یہ حکم خداوندی ہے:

"وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا وَاذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ كُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِكُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِهٖۤ اِخۡوَانًا"[۱]

ترجمہ: اور مضبوط پکڑو اللہ کی رسّی (قرآن پاک) کو سب مل کر اور پھوٹ نہ ڈالو اور یاد کرو اللہ کے احسان کو اپنے اوپر جب کہ تم آپس میں دشمن تھے پھر (اللہ) نے الفت دی تمہارے دلوں میں۔ اب اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی ہوگئے۔ یہ خداوند عالم کا وہ عالمی پیغام تھا کہ تمام مسلمان ایک مرکز پر رہیں جو آپس میں بھائی بھائی ہیں:

"كُلُّ مُؤۡمِنٍ اِخۡوَه"

کہ تمام مسلمان آپس میں بھائی ہیں اور حکم آقا کے مطابق ایک رسّی (قرآن) کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور آپس میں تفرقہ نہیں کرتے۔

اس عالمی پیغام کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اللہ رب العزت نے ایک کلمہ طیبہ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمد الرسول اللّٰه'' پر زبان و دل سے اقرار، پنج وقتہ نماز، سال میں ایک ماہ، رمضان المبارک کے روزے، ہر صاحب نصاب پر زکوٰۃ، اور صاحب استطاعت ہونے پر زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ فریضہ حج کا نظام قائم فرمایا۔ جس پر عمل پیرا ہوکر دنیا کے کسی بھی کونے میں رہنے والا مسلمان بہ بانگ دہل یہ اعلان کرتا ہے کہ ہم ایک کلمہ کے ماننے والے ہیں، ایک ربّ کی بندگی کرنے والے ہیں جو بلاکسی وہم و گمان کے وحدہٗ لاشریک ہے اور ایک کتاب قرآنِ مجید پر عمل کرنے والے ہیں ایک ہی اللہ کے مقبول ترین پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی طابع داری و حکم برداری کرنے والے ہیں۔

کلمہ طیبہ کے ذریعہ زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق بالقلب کے بعد خداوند عالم نے اپنے بندوں کو حکم فرمایا کہ وہ دن میں پانچ مرتبہ مسجد میں جمع ہوکر میری عبادت کریں۔ جس کے سبب میں ان کو اپنی نعمتوں سے نوازوں۔ دوسرے وہ خود ایک دوسرے کے قریب آئیں اپنے دوسرے بھائی کا حال جانیں اور اس کی ہر پریشانی میں اس کا ساتھ دیں۔ اس کے بعد سال میں ایک مرتبہ ایک ماہ، رمضان المبارک کے روزے رکھیں۔ تمام عالم اسلام میں ایک ساتھ اور ایک ماہ بعد اپنے شہر میں جمع ہوکر وحدتِ اسلامی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نماز ''عیدالفطر'' ادا کریں۔ نماز کے بعد آپس میں مصافحہ اور معانقہ کریں۔ اور اتحاد اسلامی کی عملی طور پر گواہی دیں۔

اسی طرح اسلام کا آخری اہم ترین رکن جو کلمہ طیبہ، نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا مجموعہ ہے وہ ہے ''حج'' جو اتحاد اسلامی کی زندہ جاوید اور اہم ترین مثال ہے۔

حج:

عربی زبان میں زیارت کے ارادے کو حج کہتے ہیں۔ حج میں دنیا کے کونے کونے سے لوگ ''خانہ کعبہ'' کی زیارت کے ارادے سے ''خانہ کعبہ'' آتے تھے۔ اس لیے اس کا نام ''حج'' رکھا گیا۔

حج کی ابتدا اور فرضیت:

اللہ رب العزت نے اپنے پیغمبر حضرت ابراہیم خلیلؑ اللہ کو حکم فرمایا کہ میرے لیے دنیا میں ایک ایسا حرم (مکان) تیار کرو جو تمام ایمان والوں کا مرکز ہو اور وہ ساری جاہلانہ رسموں کو چھوڑ کر پوری عاجزی اور انکساری کے ساتھ ایک ہی فقیرانہ لباس (احرام) میں میرے سامنے حاضر ہوں۔ اس طرح ہر صاحبِ استطاعت پر اللہ تعالیٰ نے حج فرض کیا۔ حکم باری تعالیٰ ہے کہ

وَ لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡہِ سَبِیۡلًا ط وَ مَنۡ
کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ [۲]

ترجمہ: اور اللہ کا حق ہے لوگوں پر کہ اس کے گھر کا حج کریں۔ جو شخص قدرت رکھتا ہے اس طرف چلے (یعنی حج کرے) اور جو نہ مانے تو اللہ تمام دنیا کے لوگوں سے بے نیاز ہے۔ اس آیت شریفہ میں جان بوجھ کر اور قدرت رکھنے کے باوجود حج نہ کرنے کو کفر کہا گیا ہے۔ اسی طرح پیغمبر اعظم رسالت پناہ رحمۃ للعالمین سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ایک حدیثِ مبارک کا بھی مفہوم اس

طرح ہے۔

ترجمہ: جو شخص زادِ راہ اور سواری رکھتا ہو جس سے بیت اللہ تک پہنچ سکتا ہو اور پھر حج نہ کرے تو اس کا اس طرح مرنا، یہودی یا نصرانی ہوکر مرنا یکساں ہے۔

یہ وہ پہلا مبارک و بابرکت گھر ہے جس کو عرفِ عام میں ''خانۂ کعبہ'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہی وہ پہلا گھر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مرکز ہدایت قرار دیا۔ ارشادِ خداوندی ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکاً وَّ ھُدًی لِلْعٰلَمِیْنَ ۝۳۲

ترجمہ: بے شک سب سے پہلا گھر جو تعمیر کیا گیا لوگوں کے واسطے یہی ہے جو مکّہ میں ہے۔ برکت والا و ہدایت والا سارے جہاں کے لیے۔

حج و اتحادِ اسلامی:

حج اتحادِ اسلامی کی ایک ایسی زندہ و تابندہ مثال ہے جس کا جواب کسی مذہب اور کسی بھی دنیاوی پروگرام میں نہیں مل سکتا۔ یہاں پورے جہاں یعنی دنیا کے کونے کونے سے آئے ہوئے لوگ ایک ہی فقیرانہ و عاجزانہ لباس (احرام) زیب تن کرتے اور ایک ہی لب و لہجہ میں ایک ہی وقت میں سب مل کر ایک ہی ساتھ اپنے آقا کے دربار میں حاضری کا اعلان بلند آواز کے ساتھ اس طرح کرتے ہیں:

''لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ. لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَبَّیْکَ. اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَا شَرِیْکَ لَکَ.''

ترجمہ: حاضر ہوں، میرے اللہ میں حاضر ہوں، حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، یقیناً تمام تعریف تیرے ہی لیے ہے۔ ساری نعمتیں تیری ہیں، ساری بادشاہی تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

میقات کا تعین:

''خانہ کعبہ'' یعنی اس وحدہٗ لاشریک کے مبارک اور پاک و صاف گھر کی طرف آنے والے جتنے راستے ہیں، ان سب پر کئی میل دور سے ایک ایک حد مقرر فرمائی گئی ہے کہ اس حد سے آگے بڑھنے سے پہلے تمام مومنین اپنے اپنے طرح کے لباس کو بدل کر ''احرام'' باندھیں جو نہایت ہی سادہ، بغیر سلا، پاک و صاف اور امن عالم کا غماز، بالکل سفید نہایت شفاف لباس ہے۔ جس میں امیر و

غریب ، چھوٹے بڑے سب یکساں لگتے ہیں۔قوموں اور فرقوں کے امتیازات سب مٹ جاتے ہیں جس میں نہ کوئی بندہ لگتا ہے نہ کوئی بندہ نواز اور ایسا لگتا ہے کہ

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیرے دربار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

(اقبالؒ)

تمام مؤمنین خداوند عالم احکم الحاکمین (حاکموں کے حاکم) کے دربار میں فقیر بن کر پوری عاجزی و انکساری کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں اور جہاں جہاں حکم دیا گیا ہے حاضر ہوتے اور اعلان کرتے ہیں۔ میں حاضر ہوں، اے اللہ میں تیرے دربار عالی وقار میں اس عاجزی و انکساری کے ساتھ تیرے حضور سجدہ ریز ہونے کے لیے حاضر ہوں، ساری نعمتیں، ساری عظمتیں ، ساری بڑائیاں تیرے لیے ہیں تو ہمارا مالک ہے۔ دنیا و جہاں کا مالک ہے، ہم تیرے حکم کے مطابق تمام برائیوں، لڑائی جھگڑوں سے دور تیرے دربار میں صرف اور صرف تیرے لیے حاضر ہیں۔ جیسا کہ تو نے حکم فرمایا ہے کہ:

فَلَارَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَلَ فِیْ الحَجِّ ط

ترجمہ: حج میں نہ شہوانی افعال کیے جائیں، نہ فسق و فجور (بے ہودہ ولا یعنی بدعات) نہ لڑائی جھگڑے ہوں۔

حج وحدتِ اسلامی کا پُر کیف نظارہ:

اے معبود حقیقی ، اے وحدہٗ لاشریک، اے محمد الرسول اللہ ﷺ کے رب تو نے ہمیں یعنی جملہ مسلمانوں کو ایک اور نیک رکھنے کے لیے جو نظام بنایا تھا کہ پنج وقتہ نمازیں ، جمعہ کی نماز، عیدین کی نماز اور سب سے بڑھ کر عالمی وحدت و اتحاد کا نظام ''حج'' اس کی ادائیگی کے لیے ہم حاضر ہیں۔

بے شک ''حج'' کو اللہ ربّ العزت نے تمام فسق و فجور، لڑائی جھگڑوں اور فرقہ بازیوں سے دور کرنے کے لیے عالمی اتحاد کا ایک بہترین نظام بنایا ہے۔ تو دیکھ اے کریم و رحیم آقا ہم مشرق و مغرب سے شمال وجنوب سے، ان گنت قوموں سے، بے شمار ملکوں، لاکھوں راستوں سے ایک مرکز کی طرف ایک ساتھ ایک وقت میں کھنچے چلے آتے ہیں۔ بھلے ہماری صورتیں الگ الگ ہیں، ہماری

زبانیں مختلف ہیں، ہمارے رنگ اور قومی امتیازات الگ الگ ہیں ہمارے لباس مختلف ہیں، لیکن جب تیرے دربار میں حاضر ہوتے ہیں تو ایک عاجزانہ لباس (احرام) میں حاضر ہوتے ہیں اور ایک ہی زبان میں ایک ساتھ مل کر اس طرح تیری حمد وثنا کرتے ہیں:

”لَبَّیْک، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک، لَبَّیْک لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْک

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَتَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَا شَرِیْکَ لَکَ“

حقیقتاً حج مبارک، عالمی وحدت کا ایک ایسا پُر کیف و بے مثال منظر ہے کہ پورب پچھّم، اتّر دکھن، سے آنے والے امیر و غریب، آقا اور بندے، کالے گورے، عربی، عجمی، ہاتھ کھولے و ہاتھ باندھے، گاؤں دیہات کے رہنے والے یا بڑے بڑے شہروں کے باسی، میدان میں رہنے والے یا پہاڑوں میں بسنے والے، طرح طرح کے مزاج و عادات رکھنے والے، اپنی نادانیوں کے سبب مختلف فرقوں میں بٹے ہوئے، جب سلطانِ عالم اور زمین و آسمان کے بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں ایک ہی ساتھ اس کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں، ایک ہی امام کے پیچھے، ایک ہی آواز پر ایک ہی زبان اور ایک ہی لباس میں اس کے سامنے ہاتھ باندھ کر نظریں نیچی کر کے کھڑے ہوتے ہیں کہ:

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

اقبالؔ

اس طرح ایک عجیب و پُر کیف سماں بندھتا ہے، مختلف زبانوں، الگ الگ قوموں، ملکوں اور مختلف طرح کی نسلوں کا اختلاف ختم ہوتا ہے اور ہر ہر رکن حج کی ادائیگی کرتے ہوئے ایک ہی لباس اور ایک ہی زبان میں ”لبیک، لبیک“ کا نعرہ بلند کرتے ہوئے۔ ایک خدا ایک قرآن ایک رسول (محمد عربی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ماننے والے ہونے کا عملی نمونہ پیش کرتے ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لیا ہے اور آپس میں فرقہ بازی نہیں کریں گے کیونکہ دنیا بھر سے آئے ہوئے لوگوں کا ایک یونیفارم، اور ہر مومن کا ایک مرکز کے گرد گھومنا، سب کا ایک ساتھ ”صفا و مروہ“ کے درمیان سعی کرنا، سب کا ایک ساتھ مل کر ”منیٰ“ میں جمع ہونا۔ سب کا ایک ساتھ مل کر ”عرفات“ کی طرف چلنا اور وہاں ایک امام سے خطبۂ مبارکہ سننا، پھر سب کا ”مزدلفہ“ میں رات بِتانا۔ وہاں سے پھر سب کا ایک ساتھ منیٰ کی طرف لوٹنا، پھر تمام کا متفق و

متحد ہوکر ’’جمرۂ عقبہ‘‘ پر کنکریاں مارنا، پھر سبھی کا ایک ساتھ مل کر ارشاد خداوندی کے تحت قربانی کرنا یعنی:

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ

ترجمہ: ان جانوروں کو خالص اللہ کے لیے اسی کے نام پر قربان کرو۔

پھر سب کا ایک ساتھ ’’خانۂ کعبہ‘‘ کی طرف آنا اور اس کا طواف کرنا، پھر سب کا ایک ہی مرکز کے اردگرد نماز پڑھنا۔ یہ وہ وحدت، باہمی اتحاد اور یگانیت کا وہ پُر کیف اور روح پرور منظر ہے کہ دنیا اس کی مثال پیش نہیں کرسکتی۔

’’حج‘‘ کے یہ تمام ارکان ادا کرنے کے لیے دنیا بھر کے لوگوں کا ایک مرکز پر ایک ساتھ جمع ہونا وہ بھی ایسی یک دلی، یک جہتی کے ساتھ، ایسی ذہنی ہم خیالی و دلی وابستگی کے ساتھ، ایسے پاک جذبات اور پاک مقاصد اور پاک اعمال کے ساتھ، روح اور ذہن ودماغ کو روشن کردینے والی اتنی عظیم نعمت خداوندی ہے کہ مالک کائنات، عزت وذلت کے مالک اللہ تبارک وتعالیٰ نے اولادِ آدم میں مسلمانوں کے سوا کسی کو عطا نہیں کی۔

بلاشبہ اللہ رب العزت نے ’’خانہ کعبہ‘‘ کی صورت میں مسلمانانِ عالم کو ایک ایسا مرکزِ ہدایت، مرکزِ امن اور مرکزِ مساوات عطا فرمایا ہے جس کی مثال دنیا کی کوئی قوم، دنیا کا کوئی مذہب پیش نہیں کرسکتا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ

ترجمہ: سب لوگوں کے واسطے برابر ہے اس میں رہنے والا اور باہر سے آنے والا۔

یعنی یہاں ان تمام لوگوں (مسلمانوں) کے حقوق برابر ہیں جو اللہ تعالیٰ کی بادشاہی اور محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہنمائی تسلیم کرکے اسلام میں داخل ہوجائیں خواہ وہ کسی ملک، کسی علاقہ، کسی خطے، کسی قوم کسی برادری سے تعلق رکھنے والے ہوں۔ اسی لیے رحمت عالم، فخر موجودات، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ ’’حجۃ الوداع‘‘ میں ارشاد فرمایا تھا کہ تمام انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے تھے۔ اب سب برابر ہیں کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر، اور کسی عربی کو عجمی پر، اور کسی بھی عجمی کو عربی پر، کوئی فضیلت یا بڑائی حاصل

نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ سب سے افضل اورسب سے بڑا ہے جس کا تقویٰ بلند ہے۔ جو پرہیزگار ہے۔ دیکھیے حج کے موقع پر اس مساواتِ اسلامی اور وحدتِ اسلامی کا کتنا دل کش نظارہ دیکھنے کو ملتا ہے اور ہم یہاں جمع ہوکر عملی طور پر یہ اعلان کرتے ہیں کہ

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

(اقبال)

اب میں سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو اپنے اور تمام عالم اسلام کی طرف سے دہراتے ہوئے اپنے مقالہ کوختم کرتا ہوں

اِنِّیۡ وَجَّهۡتُ وَجۡهِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ حَنِیۡفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ۔

ترجمہ: میں نے سب سے منھ موڑ کر اس ذات پاک کو عبادت و بندگی کے لیے خاص کر لیا ہے جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور میں ہرگز شرک کرنے والا نہیں ہوں۔

حوالے:

۱۔ سورۂ آل عمران، آیت ۱۰۳

۲۔ سورۂ آل عمران، آیت ۹۷

۳۔ سورۂ آل عمران، آیت ۹۶

۴۔ سورۂ آل عمران، آیت ۲۵